بھی کیا جا سکتا ہے۔ نماز، قراۃ، دخول مسجد، قرآن کو چھونا وغیرہ وغیرہ۔ دس سال تک مثال کے طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ مدت کی ضرورت ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

ویدل ان الصعید طهور یجوز لمن تطهر به ان یفعل ما یفعله المتطهر بالماء من صلوٰۃ وقراءۃ و دخول مسجد ومس مصحف وجماع وغیر ذلک وان الاکتفاء بالتیم لیس لبقدر بوقت محدود بل یجوز ان تطاول العهد بالماء الخ (نیل الاوطار ص۲۲۶)

مستحاضہ نماز کے لیے تازہ وضو کرے۔ خصوصی ایام کے دنوں کا اندازہ کر کے بعد میں ایک دفعہ ضرور نہالے، پھر ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر لیا کرے۔ دوسرے معذوروں کا بھی یہی حکم ہے کہ غسل کی حاجت ہو تو ایک بار غسل کر کے پھر تازہ وضو سے کام لے۔

قالت فاطمة بنت ابی حبیش لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا رسول انی لا اطهر افادع الصلوٰۃ فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انما ذلك عرق ولیس بحیضة فاذا اقبلت الحیضة فاترکی الصلوٰۃ فاذا ذهب قدرها فاغسلی عنك الدم۔ (بخاری باب الاستحاضة ص۴۴)

یعنی فاطمہ بنت ابی حبیش نے حضور سے کہا، میں تو ناپاک رہتی ہوں (یعنی استحاضہ کی مریض ہوں) تو کیا نماز چھوڑ دیا کروں، آپ نے فرمایا یہ تو ایک بیماری ہے، حیض نہیں ہے، جب حیض آ جائے نماز چھوڑ دیا کرو، جب وہ دن ختم ہو جائیں تو (نہا کر) خون دھو ڈالیے اور نماز پڑھیے۔

نماز کی طرح قرآن کے چھونے کا بھی یہی حکم ہے۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیثوں سے اس امتیاز کے لیے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ جو عموماً دیکھنے میں آتا ہے، مثلاً سمٹ کر سجدہ کرنا، سمٹ کر تشہد میں بیٹھنا اور تکبیر تحریمہ میں کان یا کندھے کے بجائے صرف چھاتی تک ہاتھ اٹھانا۔

احادیث میں تکبیر تحریمہ کے لیے دوش، کان اور کان کی لَو تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر آیا ہے۔

اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیه حتی یکون لحذو منکبیه (بخاری ومسلم)

سجدہ کی حالت میں بھی سمٹنے کے بجائے حضور متعلقہ اعضاء کو کشادہ کر کے پڑھتے تھے، بازو پہلوؤں سے دور اور پیٹ رانوں سے الگ رکھتے تھے۔

اذا سجد فرج بین فخذیه غیر حامل بطنه علی شئ من فخذیه (ابو داؤد)

ونحی یدیه عن جنبیه (ترمذی)

فاذا سجد وضع یدیہ غیر مفترش ولا قابضھما (بخاری)

یہی تشہد کی کیفیت تھی کہ بچھتے نہیں تھے،

وینھی ان یفترش الرجل ذراعیہ افتراش السبع (مسلم)

وکان یفرش رجلہ الیسری وینصب رجلہ الیمنی (احمد و مسلم)

حضرت ام الدرداءؓ کا بھی یہی دستور تھا۔

ام الدرداء ترفع کفیھا حذو منکبیھا (ابن ابی شیبۃ ص ۲۳۹/۱) کانت تجلس فی الصلوٰۃ کجلسۃ الرجل (ابن ابی شیبۃ ص ۲/۱)

ہاں صحابہؓ، تابعین اور ائمہ سے کچھ ایسے آثار ملتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان تینوں مقامات میں عورتیں سمٹ کر رہتی تھیں۔ تکبیر تحریمہ، سجدہ اور تشہد میں۔

تکبیر تحریمہ۔ حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ عورت چھاتی تک ہاتھ اٹھائے۔

سئل عن المرأۃ کیف ترفع یدیھا فی الصلوٰۃ قال حذو ثدییھا (ابن ابی شیبۃ)

حضرت حفصہ بنت سیرین کا عمل تھا: کبرت فی الصلوٰۃ واومئت حذو ثدییھا (ایضاً)

سجدہ کی حالت میں۔ سجدہ کرتیں تو سمٹ کر، یہی حضرت ابن عباسؓ کا نظریہ تھا۔

انہ سئل عن صلوٰۃ المرأۃ فقال تجتمع وتحتفز (ابن ابی شیبۃ)

یہی مذہب مجاہد، حسن اور امام نخعی کا ہے (ایضاً ص ۲/۱)

تشہد میں۔ حضرت صفیہؓ بھی سمٹ کر بیٹھتی تھیں۔

عن نافع ان صفیۃ کانت تصلی وھی متربعۃ (ایضاً)

یہی تعامل حضرت ابن عمرؓ کی مستورات کا تھا۔

عن نافع قال کن نساء ابن عمر یتربعن فی الصلوٰۃ (ایضاً)

فقہاء نے لکھا ہے کہ اس سے ستر زیادہ ممکن ہوتا ہے (ہدایہ) مگر یہاں ستر سے زیادہ تکلف رہ جاتا ہے اور تکلف بھی ایسا جسے اگر اپنانے کی کوشش کی جائے تو عورت کے لیے جینا دوبھر ہو جائے، صحیح یہ ہے کہ عام حالات میں جس قدر ستر اس کے لیے تشخیص کیا گیا ہے وہ یہاں بھی کافی ہے اس لیے خواتین کی نماز کے لیے الگ کوئی اور نظام مرتب نہیں کیا گیا۔ یہ صرف بزرگانہ احتیاطیں ہیں۔ اگر کوئی کرلے تو گویہ ان کے لیے دھبا نیۃً ابتدعوھا کی سر دردی ہوگی۔ تاہم وہ اس کی مجاز ہے بشرطیکہ ان کے سمٹنے اور کھلنے کا یہ انداز علی کثیر کے مشابہ نہ ہونے پائے ورنہ جس طرح وہ اس کو نباہتی ہیں